اسلام کے چند سیاسی قوانین کا مختصر خاکہ

(۲)

(از مولوی محمد منتصر صاحب سلہری متعلم دارالحدیث رحمانیہ دہلی)

مشورہ:۔ مذہب اسلام کا ایک قانون یہ بھی ہے کہ جب کبھی کوئی اجتماعی کام پیش آئے تو ضروری ہے کہ ایک مجلس شوریٰ قائم کی جائے اور اس میں جو کچھ طے ہو اس کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا جائے چنانچہ قرآن مجید میں ارشاد ہے وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ (پ۴ س عمران ۱۷۶) اے حبیب آپ لوگوں سے مشورہ کر لیا کیجئے۔ دوسری جگہ ارشاد ہے وَأَمْرُهُمْ شُورَىٰ بَيْنَهُمْ الآیہ (الشوریٰ ۴۶) یعنی مسلمانوں کا ہر کام مشورہ سے طے ہوا کرتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ ابتداء اسلام میں جب کبھی کوئی کام پیش آتا تو ایک شخص کوچہ گلی میں پھر کر الصلوٰۃ جامعۃ الصلوٰۃ جامعۃ کا نعرہ بلند کرتا اور تمام لوگ مسجد میں جمع ہو جاتے اور اس میں جو کچھ طے پاتا اس کو پایۂ تکمیل تک پہنچاتے خلافت صدیقی میں ایک مرتبہ مجلس شوریٰ قائم کی جاتی ہے اور سب لوگ جمع ہو جاتے ہیں تو خلیفہ خطبہ دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ لوگو اگر میں صحیح طور پر امور خلافت انجام دیتا رہا تو تم میری مدد کرو اور اگر غلط راستہ اختیار کروں تو مجھے سیدھا کرو۔ خلافت فاروقی میں مشورہ کیلئے سب لوگ جمع ہوئے تو خلیفہ کھڑے ہو کر فرماتے ہیں کہ اگر میں شریعت اسلامیہ کے دائرے میں رہ کر قوانین اسلام کے مطابق کام کروں تو تم میری مدد کرو ورنہ مجھے معزول کر دو۔ آپ نے مزید فرمایا کہ یہ کوئی ضروری نہیں کہ میں جو کچھ کہوں اسکو تم مان لو۔ بلکہ میری ہر بات پر نکتہ چینی کر سکتے ہو بشرطیکہ وہ خلاف شرع ہو۔

اجراء حدود:۔ حضرات مذہب اسلام کے اعلیٰ ترین قوانین میں ایک قانون اجراء حدود ہے یعنی کسی شخص کے خلاف شرع فعل پر شرعی طور پر حد جاری کرنا یہ وہ قانون ہے جو دنیا کے تمام مذاہب و ادیان میں مفقود ہے آج دنیا کے گوشے گوشے چپے چپے میں زناکاری بدکاری اور لوٹ مار کا بازار گرم ہے۔ یورپ اور دیگر نو ترقی یافتہ ممالک کی حالت کسی پر مخفی نہیں ہے کیا وجہ ہے کہ دنیا میں اسقدر بے حیائی اور بے پردگی پھیل رہی ہے۔ اسلام کہتا ہے "جو شخص مرد یا عورت زنا کرے اگر غیر محصن ہوں تو ایک سو کوڑے لگائے جائیں اور اگر محصن ہوں تو سنگسار (پتھراؤ) کر دیا جائے۔ دوسری جگہ لوگوں کو ڈانٹ کے طور پر فرمایا وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَا إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَسَاءَ سَبِيلًا (پ۱۵ ۳۶) تم زنا کے قریب بھی مت جاؤ اس لئے کہ یہ نہایت فحش کام اور ازحد برا راستہ ہے۔ چور کے متعلق فرمایا وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا جَزَاءً بِمَا كَسَبَا الآیہ (المائدہ ۶۶) چور مرد و عورت دونوں کے ہاتھ کاٹ دیئے جائیں جو ان کے فعل بد کا بدلہ ہے۔" لیکن آہ! آج ان قوانین پر عمل کرنے کیلئے ہم میں طاقت کہاں۔ یہ کام تو حکومت کا تھا۔ ہم تو حکومت سے ہی محروم ہیں۔ فانا للہ۔

فتنہ وفساد سے اعراض:۔ مذہبِ اسلام نے کبھی بھی فتنہ وفساد کی اجازت نہیں دی بلکہ ہر ممکن طریقے سے لوگوں کو فتنہ سے روکا اور صاف صاف فرمادیا لَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا (الاعراف ۷۶) اصلاح کے بعد زمین میں فتنہ وفساد برپا نہ کرو۔ دوسری جگہ فرمایا وَاللّٰهُ لَا یُحِبُّ الْفَسَادَ (پ۲ ۹۶) اللہ رب العزت فساد کو محبوب نہیں رکھتا۔

غیر مسلموں سے سلوک:۔ مذہبِ اسلام نے جہاں اور تمام قوانین مقرر کئے وہاں یہ اصول بھی قائم کیا کہ غیر مسلموں سے اچھا سلوک کیا جائے اگر جنگ وغیرہ میں وہ صلح کرنی چاہیں تو صلح کرلی جائے چنانچہ ارشاد ہے وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا (پ۱۰ ۴۶) اگر وہ صلح کرنا چاہتے ہیں تو آپ بھی ان سے صلح کرلیجئے۔ دوسری جگہ فرماتے ہیں وَالصُّلْحُ خَیْرٌ (پ۵ ۱۶۶) صلح بہترین چیز ہے۔ کیا کوئی شخص کسی مذہب میں ایسا قانون دکھا سکتا ہے ہرگز نہیں یہ صرف اسلام ہی کا حصہ ہے۔

شراب نوشی سے اجتناب ضروری۔ مذہبِ اسلام نے شراب کی سخت مذمت بیان کی اس لئے کہ یہ ایک ایسی چیز ہے جس سے شر وفساد کا دروازہ کھلا ہوا نظر آتا ہے یہی چیز ہے جو انسان کو قعرِ مذلت میں ڈالدیتی یہی وہ چیز ہے جس سے انسان کے بدنی ومالی نقصانات کی انتہا باقی نہیں رہتی یہی وجہ ہے کہ اسلام نے اور بانیِ سیاست نے شراب کو ام الخبائث قراردیا اور ہر نشہ لانیوالی چیز سے منع فرمایا اور سب کو حرام قرار دیتے ہوئے فرمایا کُلُّ مُسْکِرٍ حَرَامٌ۔ ہر نشے والی چیز حرام ہے خواہ تھوڑی مقدار میں ہو یا زیادہ۔

نماز کا سیاسی پہلو۔ اسلام کا ایک جامع قانون نماز ہے یہ ایک ایسی چیز ہے جو تمام برائی سے بچاتی ہے اور بھلائی کی طرف رغبت دلاتی ہے نماز ایسی چیز ہے جس میں سیاسی نکتے بھرے پڑے ہیں نماز میں اتحاد واتفاق کی تعلیم دیجاتی ہے جس کی تعلیم اسلام نے نہایت زور وشور کے ساتھ دی ہے۔ نماز ہی وہ چیز ہے جس میں مالک حقیقی کے انعامات کے شکریہ کے ساتھ ساتھ بہت سی سیاسی باتوں کی بھی تعلیم دی جاتی ہے۔ کیونکہ جب تمام مسلمان اپنے کاروبار چھوڑ کر ایک جگہ جمع ہوتے ہیں اور جماعت بند ہوکر کھڑے ہوتے ہیں تو نہ امیر وغریب کا امتیاز باقی رہتا ہے اور نہ ماتحت وآقا کا۔ بلکہ اس معبود ومسجود کی بارگاہ میں حاضر ہونے کے لحاظ سے سب برابر ہوتے ہیں ؎

ایک ہی صف میں کھڑے ہوگئے محمود وایاز ۔۔۔ نہ کوئی بندہ رہا اور نہ کوئی بندہ نواز
بندہ وصاحب ومحتاج وغنی ایک ہوئے ۔۔۔ تیری سرکار میں پہنچے تو سبھی ایک ہوئے

نماز وہ چیز ہے جو مساوات اور ہمدردی کا سبق سکھاتی ہے نماز میں اوقات کی پابندی کے ساتھ ساتھ ایک قوم کے منتخب کردہ امیر کی اطاعت وفرمانبرداری کی تعلیم دی جاتی ہے اور اس بات کی بھی تعلیم دی جاتی ہے کہ معرکۂ جنگ میں لشکر کی صف میں کس طرح کھڑا ہونا چاہیئے نماز کے بارے میں اسقدر ہی کافی ہے زیادہ عرض کی گنجائش نہیں۔

اتفاق و اتحاد:۔ اتفاق و اتحاد کی تعلیم وہ قانون ہے جس سے لوگوں میں اخوت و محبت کی زیادتی اور ان کی اجماعی قوت کی مضبوطی ہوسکتی ہے اور اس سے مخالفوں کے قلوب میں دہشت پیدا ہوتی ہے اور ان کے خلاف پروپیگنڈا کرنے کی جرأت و ہمت نہیں پڑتی کیونکہ یہ ایک امر مسلم ہے کہ مکھی دنیا کے جمیع جانوروں سے کمزور ہوتی ہے دو انگلیوں کے درمیان پیسی جاسکتی ہے لیکن ان کی ایک جماعت اجتماعی صورت میں سینکڑوں انسانوں کو اضطراب کے گھاٹ اتار سکتی ہے۔ بھلا اس اصولِ عظیم کو اسلام کس طرح فراموش کرسکتا تھا۔ جونہی اسلام دنیا میں آیا تمام لوگوں کو ایک مرکزِ اتحاد پر جمع کیا اور فرمایا وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا (پ۴ ۲۶) مسلمانو تم سب ملکر اللہ کی رسی (قرآن مجید) کو مضبوطی سے پکڑلو اور آپس میں تفرقہ اندازی نہ کرو اور فرقہ فرقہ مت بنو۔ دوسری جگہ ارشاد ہے وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْھَبَ رِیْحُکُمْ (پ۱۰ س انفال ۶۶) اگر تم آپس میں فتنہ و فساد کروگے تو تمہاری دھاک نکل جائے گی اور تم کمزور ہوجاؤ گے۔ کیا آپ کو معلوم نہیں اس اصولِ اسلامی کو چھوڑنے کی وجہ سے آج دنیا کو کس کس مصیبت کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ روم کی کثیر التعداد فوج ہونے کے باوجود ایرانیوں سے بے دھڑک شکست کھانا اور پریشان ہونا اسی قانون اسلام کو چھوڑنے کا نتیجہ ہے۔ دور نہ جائیے میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اگر آج ہندوستانی مسلمان اتفاق و اتحاد کے اصول کو مضبوط پکڑتے اور آپس کی تفرقہ بازی چھوڑ کر اسلام کے مقرر کردہ قانون اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ پر عمل کرتے تو خدا کی قسم آج وہ اسقدر تکلیف و مصائب سے دوچار نہ ہوتے۔ لیکن افسوس اور صد افسوس کہ ہمیں آپس کی خانہ جنگی سے ہی فرصت نہیں ملتی۔

عورت حکومت کرنے کے لائق نہیں:۔ مذہبِ اسلام کا ایک قانون یہ بھی ہے کہ سلطنت کے معاملے کو عورت کے ہاتھ سپرد نہ کیا جائے اور حکومت کی باگ ڈور اس کے ہاتھ میں نہ چھوڑی جائے کیونکہ یہ ظاہر ہے کہ عورت فطرتًا ہر حیثیت سے کمزور ہے لہذا اس امرِ عظیم کا بار برداشت کرنا اس کیلئے دشوار ہے اس لئے بانیِ اسلام نے فرمایا کہ وہ قوم کس طرح فلاح پاسکتی ہے جس نے عورت کو اپنا حاکم بنالیا اور تمام معاملے کو اس کے سپرد کردیا۔

حفاظتِ حقوق:۔ اسلام نے جملہ حقوق ادا کرنے کا قانون مقرر کیا اور واضح طور پر بیان فرمادیا کہ ایک مسلم کے دوسرے مسلم پر کیا حقوق ہیں والدین کے ولد پر کیا حقوق ہیں و بالعکس اور ان حقوق کے ادا نہ کرنے والوں کیلئے سخت وعید بیان فرمائی وہ عورت جو دیگر مذاہب میں درجۂ انسانیت سے بھی گرچکی تھی۔ مذہبِ اسلام نے اس کے حقوق کو بھی برقرار رکھا اور بیّن طور سے فرمایا وَلَھُنَّ مِثْلُ الَّذِیْ عَلَیْھِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ (پ۲ ع ۱۲) یعنی جس طرح مردوں کا عورتوں پر حق حاصل ہے اسی طرح عورتوں کو بھی مردوں پر حق حاصل ہے میرے دوستو! یہ وہ قانون ہے جو صرف مذہبِ اسلام ہی میں ہے دنیا کے اور تمام مذاہب و ادیان میں مثل عنقا ہے۔

پردہ:۔ مذہبِ اسلام کا ایک اہم قانون پردہ ہے اس لئے بانیِ سیاستِ اسلام نے اس پر زور دیا اور اسے دنیا سے

فتنہ وفساد دور کرنیکا اعلیٰ ترین ذریعہ قرار دیا۔ ارشاد ہوتا ہے وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَىٰ (پ۲۲ ع۱۶) اے مسلمہ عورتو تم پردے کے ساتھ اپنے گھر میں ٹھیری رہو اور قدیم جاہلیت کی طرح ادھر اُدھر مت پھرا کرو۔

مساوات :۔ مذہب اسلام نے ایک قانون مساوات کا بھی قائم کیا ہے۔ گو ضمنی طور پر اس قانون کا ذکر ہو چکا ہے لیکن قارئین کرام کی آگاہی کیلئے اور کچھ تفصیل کئے دیتا ہوں قرآن پاک میں ارشاد ہے إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُوا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ (الحجرات ع۱) تمام مسلمان بحیثیت مسلمان بھائی بھائی ہیں کسی کو کسی پر فوقیت حاصل نہیں اگر بتقاضائے بشریت آپس میں کوئی فساد ہو جائے تو تم ان کے درمیان صلح کرادو۔ بانی سیاست فرماتے ہیں۔ لافضل لعربی علی عجمی ولا لعجمی علی عربی ولا لابیض علی اسود ولا لاسود علی ابیض۔ یعنی نہ عربی کو عجمی پر کوئی فضیلت ہے اور نہ یورپین کو ہندوستانیوں پر کوئی تفوق حاصل ہے اور نہ ہندوستانیوں کو بنگالیوں پر اور نہ بنگالیوں کو ہندوستانیوں پر کوئی تفوق ہے اور نہ گورے کو کالے پر اور نہ کالے کو گورے پر کوئی فوقیت حاصل ہے بلکہ بحیثیت نسل انسانی سب برابر ہیں اور قومیت و وطنیت زبان وغیرہ کے فرق سے کسی کو کسی پر تفوق اور فضیلت حاصل نہیں ہو سکتی ہاں تقویٰ اور دینداری ذریعہ فضیلت اور برتری ہے۔

علم :۔ حضرات! مذہب اسلام نے ان تمام اصول وقوانین کی شناختگی اور معرفت کے لئے اور بندگانِ خدا کو جہالت وضلالت سے بچانے کیلئے تعلیم وتعلم کا ایک قانون مقرر کیا حتی کہ تعلم علم کو ہر شخص پر فرض قرار دیا اور فرمایا طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم (مشکوٰۃ) علم کو حاصل کرنا اور اپنے دین کے ضروری مسائل کو جاننا ہر مرد وعورت پر فرض ہے۔ علماء کی تعریف میں فرمایا گیا۔ إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ (س فاطر ع۴) خشیت الٰہی صرف علماؤں کے قلوب میں ہے اور یہی لوگ اللہ پاک سے ڈرتے ہیں۔ اس بیان سے اسلام کا مقصد صرف یہ ہے کہ لوگ علم کو حاصل کرنے کی طرف رغبت کریں غرض کہ علم کا سیکھنا ہر شخص پر فرض ہے کیونکہ ملت ودین کی معرفت کا دارومدار علم پر ہے احکم الحاکمین کو پہچاننے کیلئے علم ہی ذریعہ ہے لہذا ہر ایک انسان کو طلبِ علم میں زیادہ کوشش کرنی چاہیے ؎

چوں شمع از پئے علم باید گداخت   کہ بے علم نتواں خدا را شناخت

قارئین کرام یہ چند اصول وقوانین جو مذہب اسلام کے مقرر کردہ ہیں مختصراً آپ کے سامنے پیش کیئے گئے۔ اللہ رب العزت ہمیں ان قوانین اسلام پر پوری طرح عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں اسلام کو بلند کرنے کی توفیق عنایت فرمائے آمین :۔